شبِ براءت سے متعلق سوال جواب



شیخ الحدیث والتفسیر ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی

شب براءت سے متعلق

سوال جواب

مصنف: شیخ الحدیث والتفسیر ابو صالح مفتی محمد قاسم قادری عطاری مدظلہ العالی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	شبِ براءت کی سب سے اہم عبادت	5
2	کیا شبِ براءت کی عبادات ضعیف اور موضوع روایات سے ثابت ہیں؟	6
3	شبِ براءت کے فضائل	9
4	کیا شبِ براءت میں قرآنِ پاک کے نازل ہونے کی روایت ہے؟	11
5	اس امت کو شبِ براءت عطا کیے جانے میں حکمت	11
6	تقدیر پہلے سے لکھے جانے کے باوجود نامۂ اعمال کی تبدیلی کا مطلب	12
7	کیا مسجد میں نوافل کی جماعت کروانا جائز ہے؟	13
8	کیا قرآن ہونے کے باجود بیری کے پتوں سے جادو ختم کرنا درست ہے؟	13
9	فرض نماز ذمہ پر باقی ہونے سے نفل قبول ہوں گے یا نہیں؟	15
10	کتنی دیر جاگ کر عبادت کرنا شب بیداری کہلاتا ہے؟	16
11	کیا شبِ براءت کو روحیں گھر آتی ہیں؟	16
12	غیر محرم کے حقوق تلف ہونے پر معافی کا طریقہ	17
13	دورانِ اذان آنکھ کھلتے ہی کھانے پینے سے روزہ شمار ہوتا ہے یا نہیں؟	18
14	شبِ براءت کا انکار کرنے والے کا حکم	18
15	کیا دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے؟	18
16	شبِ براءت کو میٹھا بنا کر تقسیم کرنے کی حقیقت	20

17	توبہ پر استقامت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟	21
18	ایک بہترین وظیفہ	22
19	کون سا درود پاک پڑھا جائے؟	23

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے آج کی یہ مبارک، مقدس اور رحمتوں بھری رات ہمیں عطا فرمائی۔ شب براءت نجات، آزادی اور بخشش کے پروانے تقسیم ہونے کی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ اتنی پیاری رات عطا فرمائی، اِس پر اُس کا جتنا بھی شکر ادا کریں؛ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہم پر بے شمار رحمتیں ہیں، اس نے اپنی رحمتوں کے بہت سے دروازے ہمارے لیے کھول رکھے ہیں، وہ رحمتوں کے دروازے کبھی تو شب قدر کی صورت میں ہیں جو کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے، کبھی نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ مبارکہ کی رات کی صورت میں درِ رحمت کھلتا ہے اور یہ وہ رات ہے جو شب قدر سے بھی زیادہ فضیلت والی ہے، کبھی رحمتوں کے دروازے شبِ معراج کی صورت میں کھلتے ہیں اور کبھی اولیاءِ کرام کے یوم وصال کی صورت میں اور کبھی رحمت کے وہ دروازے شبِ براءت کی صورت میں کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس کی فضیلت و شان حدیثِ مبارک میں یوں بیان فرمائی گئی کہ ”جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔ سورج غروب ہونے کے وقت اس رات میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف تجلی فرما کر یہ اعلان کرتا ہے کہ ہے

کوئی مغفرت کا طالب کہ میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی رزق طلب کرنے والا کہ میں اس کو رزق دوں، ہے کوئی مصیبت میں مبتلا کہ میں اس کو مصیبت سے عافیت دوں، ہے فلاں کوئی، ہے فلاں کوئی۔ یہ اعلان طلوعِ فجر تک ہوتا رہتا ہے۔"

(سنن ابنِ ماجہ، ۲/۱۶۰ حدیث: ۱۳۸۸)

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو آج کی اس رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اور تلاوتِ قرآن میں گزارتے اور رب کے اعلان پر اس سے ساری رات رزق، مغفرت اور عافیت کا سوال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی مُرادیں پوری فرماتا اور انہیں بخشش کے پروانے عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آج کی رات سعادتوں، عبادتوں اور ریاضتوں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور آج رات کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کوشش کریں گے کہ آج کی رات جہاں ہمارے گھر کے قریب اہلسنت کی کسی بھی مسجد میں شب بیداری کا اہتمام ہو وہاں جاکر یہ رات عبادت میں بسر کریں گے، ورنہ کم از کم اپنے گھر میں تلاوتِ قرآن، ذکر و درود، نوافل اور دیگر اذکار و دعائیں پڑھ کر آج کی رات بسر کریں گے اور اس کی برکتیں سمیٹیں گے اور بطورِ خاص آج کی رات کا ایک اہم کام یہ ہے کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ خاص رحمت فرماکر امت محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کے افراد کی بخششِ عام فرماتا ہے اتنی بخشش کہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا کہ "اس رات اللہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔"

(سنن ابنِ ماجہ، ۲/۱۶۱ حدیث: ۱۳۸۹)

بنی کلب عرب کا ایک قبیلہ تھا جو بکریاں پالنے میں بڑا مشہور تھا ہزاروں کی تعداد میں بکریاں پالتا تھا۔ اللہ کرے کہ ہمارا نام بھی ان بخشے ہوؤں میں آجائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ کچھ لوگوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہے، ان میں مشرک، عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان اور سود کھانے کے عادی شامل ہیں۔ یونہی اپنے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں دشمنی، کینہ اور بغض رکھنے والوں کی بھی بخشش نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ لہٰذا اگر ہمارے دلوں میں کسی مسلمان کا کینہ اور منفی جذبات ہیں تو اپنے دل ان سے صاف کر لیں تاکہ آج کی رات ہماری بخشش کی صورت ہو سکے اور یاد رکھیے! دل کا کینہ اور عداوت سے صاف ہونا نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کی بڑی پیاری سنت ہے، حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم سے ہو سکے تو اس حال میں صبح و شام کرنا کہ تیرے دل میں کسی کا کینہ نہ ہو۔ پھر فرمایا: اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔"

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آج کی رات کے صدقے ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

شبِ برا ءت کی سب سے اہم عبادت

سوال: شب برا ءت کی سب سے اہم عبادت کون سی ہے؟

جواب: آج کی رات کی اہم عبادت کے حوالے سے ایک بات ذہن نشین رکھیں کہ اصل (Main) مقصد یہ ہوتا ہے کہ بندہ خدا کی بارگاہ میں جھکا رہے اور اس کی یاد میں لگا رہے کیونکہ خدا کی بندگی اور عبادت میں رات گزارنا خدا کو مطلوب و پسند ہے، لہٰذا کسی کو تلاوتِ قرآن کی توفیق ہو تو وہ تلاوتِ قرآن کرے کہ یہ بہترین عبادت ہے، یونہی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے کلمہ طیبہ پڑھیں کہ افضل ترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ افضل ترین عبادتوں میں سے ایک نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ پر محبت کے ساتھ درود پڑھنا ہے۔ نفلی عبادتوں میں افضل عبادت نماز ہے؛ تو جو شخص نفل پڑھ سکتا ہے تو نفل پڑھ لے۔ اسی طرح مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان کا بھلا کرنا بھی بہت عظیم نیکی ہے۔ جو یہ کر سکتا ہو وہ یہ کرے۔ ہونا یہ چاہیے کہ کچھ تلاوت کریں جیسے سورۂ یٰس، سورۂ اخلاص اور قرآن مجید کی دیگر سورتوں کی تلاوت کرلیں، کلمہ طیبہ پڑھ لیں، کچھ وقت درودِ پاک اور کچھ وقت تسبیحات وغیرہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم پڑھ لیں، کچھ وقت دعا مانگنے میں گزار لیں کہ اس رات بطورِ خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق، مغفرت اور عافیت مانگنے کی ندا ہوتی ہے، اسی طرح جو آپ کی جائز مرادیں ہیں وہ مانگیں کہ دعا کوئی چھوٹی موٹی عبادت نہیں ہے بلکہ فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲) اگر یہ ساری عبادتیں کریں گے تو یوں سمجھیں کہ آپ نے بہت اچھے انداز میں ساری رات گزار لی۔

کیا شبِ برا ءت کی عبادات ضعیف اور موضوع روایات سے ثابت ہیں؟

سوال: بعض لوگ آج کی رات عبادت سے روکتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا بھر کے

مسلمان شبِ براءت کی عبادات ضعیف و موضوع روایات کی وجہ سے کرتے ہیں جن کا اعتبار نہیں، لہٰذا قبرستان نہ جائیں اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا قرآن پاک میں ایک جگہ نہیں سینکڑوں جگہ حکم دیا فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (پ۱، البقرۃ:۲۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ تمہیں پرہیز گاری مل جائے۔

اور ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو اس امید پر کہ تم فلاح پا جاؤ۔ (پ۱۷، الحج:۷۷)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ فلاں وقت، دن یا رات میں عبادت کرو اور فلاں میں نہ کرو بلکہ جس وقت عبادت کی تمام اقسام نہیں بلکہ صرف ایک قسم یعنی نماز پڑھنا منع ہے وہ وقت اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود ہی بتا دیا ہے کہ ان دو وقتوں میں نماز نہ پڑھو (1) فجر کے بعد جب تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ (2) عصر کے بعد کہ جب تک سورج غروب ہو جائے۔

(بخاری، ۱/۱۲۰، حدیث: ۵۸۱)

یونہی روزوں کے حوالے سے سال میں پانچ دن ممانعت ہے جن میں روزہ منع

ہے، عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کے چار دن۔(ترمذی، ۲/۱۹۸، حدیث: ۷۷۲)

تو جس وقت عبادت نہیں کرنی وہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نے بتادیا، بقیہ ہر وقت عبادت، تلاوت، دعا اور خدا کی بندگی کا وقت ہے۔ اب اگر کوئی شخص منع کرتا ہے تو اس محروم آدمی کو کیا کہا جاسکتا ہے؟ ہم تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر رہے ہیں اور ذوق و شوق سے کرتے رہیں گے ان شاء اللہ۔ باقی یہ جو ضعیف حدیث اور اس طرح کی بحثیں ہیں، ان کے متعلق عوام سے یہی گزارش ہے کہ ان کی طرف نہ ہی آیا کریں۔ ضعیف حدیث کا نام لے کر عبادت سے روکنا ایک جدید مرض ہے۔ بزرگانِ دین اور عظیم محدثین، اعمال کے فضائل کے معاملے میں ضعیف حدیثیں قبول کرتے اور ان پر عمل کرتے تھے۔

شبِ براءت کے معمولات کے متعلق میں آپ کو ایک سادہ سی چیز عرض کرتا ہوں کہ دو باتیں ہیں: **ایک** یہ کہ آج کی رات نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ قبرستان تشریف لے گئے؛ یہ حدیث میں موجود ہے۔(سنن ابن ماجہ ۲/۱۶۰، حدیث: ۱۳۸۹) جب نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ سے آج کی رات قبرستان جانا ثابت ہے تو اب اور کیا دلیل چاہیے؟ کیا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کا جانا ثابت کریں؟ یا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کا جانا ثابت کریں؟ پھر لوگ کہتے ہیں: کیا صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ جاتے تھے؟ کمال ہے! کلمہ کس کا پڑھا ہوا ہے؟ کلمہ پڑھا ہے محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کا، تو کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کے عمل کی پیروی کے لئے صحابہ کا عمل بھی شرط ہے؟ اگر یہی بات ہو تو نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کا طریقہ تو محدود ہو جائے گا کہ صحابہ عمل کریں گے

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقہ پر عمل کریں گے ورنہ ہم عمل نہیں کریں گے۔ یہ کیسی بات اور کون سا دین ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ حدیثِ ضعیف والی باتیں ضعیف اُلایمان لوگ کرتے اور ضعیف ضعیف کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بڑے بڑے محدثین امام ترمذی، امام نووی، امام ابن حجر عسقلانی، امام سخاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کہ جن کی بڑی بڑی حدیث کی کتابیں ہیں اور جو اس فن کے امام گزرے ہیں؛ یہ سب فرماتے ہیں کہ وہ ضعیف حدیث جو اعمال کے فضائل سے متعلق ہو، اس پر عمل کیا جا سکتا ہے، جیسے کسی حدیث میں کوئی فضیلت آئے کہ فلاں دن عمل کرنے کی یہ فضیلت ہے، یا فلاں عمل کی یہ فضیلت ہے، اب اگر وہ حدیث ضعیف بھی ہو تو ان بڑے بڑے محدثین کے فرمان کے مطابق قابلِ قبول ہے، اسے مان کر اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ جب اتنے بڑے بڑے محدثین یہ بات تسلیم کرتے ہیں تو آج کل کے اِن چھوٹے چھوٹے لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں جو بیچارے ہاتھ میں عربی لغت پکڑ کر کتابوں کا ترجمہ کر رہے ہوتے ہیں۔

شبِ براءت کے فضائل

سوال: قرآن و حدیث کی روشنی میں اس رات کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس رات کے متعلق یہ بشارت عطا فرمائی: اللہ تعالیٰ اس رات بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ (سنن ابنِ ماجہ، ۲/۱۶۱ حدیث: ۱۳۸۹)

دوسری حدیث مبارک میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ندا فرماتا ہے کہ ”ہے کوئی مغفرت کا سوالی کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی رزق کا متلاشی میں اسے رزق عطا کروں۔ کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اسے عطا کروں۔ یہ ندا فجر تک فرماتا ہے (شعب الایمان، ۳/۳۷۹، حدیث: ۳۸۲۲)

یہ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کی حدیث مبارک شعب الایمان اور دیگر کتابوں میں موجود ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ترجمہ: بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا (پ۲۵، الدخان: ۳)

مفسرین کی ایک تعداد ہے جنہوں نے صراحتاً لکھا ہے کہ یہاں مبارک رات سے مراد شبِ براءت یعنی آج کی رات ہے۔ تو قرآنِ مجید سے بھی اس کی فضیلت ثابت ہے اور احادیث طیبہ سے بھی ثابت ہے بلکہ یہاں پر آپ کو ایک اور حوالہ عرض کرتا ہوں۔ ہندوستان کے عظیم ترین محدثین میں بہت بڑا نام شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ہے۔ آپ نے مشکوٰۃ شریف کی ایک شرح فارسی میں اور ایک شرح عربی میں لکھی، اس کے علاوہ نبی پاک عَلَیْہِ السَّلَامُ کی سیرتِ طیبہ پر ایک بڑی خوبصورت کتاب ”مدارج النبوت“ لکھی، اولیاء کرام کے بارے میں اخبارُ الاخیار کے نام سے کتاب لکھی اور اسی طرح ان کی بیسیوں کتابیں ہیں۔ ان کی ایک کتاب جس کا نام ہے ”مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ“ یعنی وہ چیزیں جو سنت سے ثابت ہیں، اس کتاب میں علامہ

عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے باقاعدہ پورا باب شبِ براءت کی فضیلت و عظمت اور اس کے بارے میں منقول روایات سے متعلق لکھا ہے اور ان تمام کے نتیجے میں آپ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ شبِ براءت ایک فضیلت و عظمت اور شان والی رات ہے۔ سبحان اللہ، جب اتنے بڑے محدث، ہندوستان کے عظیم ترین اوّلین محدث اپنی کتاب ما ثبت بالسنہ میں اس پر احادیث کے ذخیرے نقل کر کے اِس رات کی شان بیان کرتے ہیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ اس رات کی شان میں بڑی حدیثیں بھی ہیں اور اس کے کئی معمولات سنت سے ثابت بھی ہے۔

کیا شبِ براءت میں قرآنِ پاک کے نازل ہونے کی روایت ہے؟

سوال: کیا آج کی رات بھی قرآن کے نازل ہونے کی کوئی روایت ہے؟

جواب: قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ترجمہ: بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا (پ۲۵، الدخان: ۳)

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں معتبر مفسرین کا ایک قول یہ موجود ہے کہ اس سے مراد شبِ براءت ہے۔ (خازن، الدخان، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۱۱۲) اس قول کے مطابق خود یہ آیت ہی اس کی دلیل ہے کہ اس رات کے ساتھ قرآنِ مجید کے نزول کا کوئی خاص تعلق ہے۔

اس امت کو شبِ قدر، شبِ معراج اور شبِ براءت عطا کیے جانے میں حکمت

سوال: اس امت کو شبِ قدر، شبِ معراج اور شبِ براءت کیوں عطا کی گئیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی حضور سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جو خاص رحمتیں ہیں

اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ جو خاص محبت ہے، ان کے صدقے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو شبِ قدر، شبِ براءت اور دیگر مقدس راتوں سے نوازا۔ اس امت کو ملنے والی ساری فضیلتیں آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کے دم قدم سے ہیں۔ اس امت کو عمل پر ثواب زیادہ ملتا ہے کیوں کہ اسے نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کے ساتھ نسبت ہے۔ (دلائل النبوۃ، ۱/۳۷۹ ملخصاً) اور اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو جمعہ کے دن سے اور دیگر بے شمار فضیلتوں سے نوازا۔ (بخاری، ۱/۹۵، حدیث: ۴۳۸) نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کی وجہ سے یہ امت قیامت کے دن سب سے بڑی تعداد میں اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گی۔ (ابن ماجہ، کتاب الزہد ۴/۵۱۲، حدیث: ۴۲۸۹، ۴۲۹۰ ملتقطاً) تو یہ در حقیقت سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کی شان و عظمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ پر جو کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں فرمائیں؛ یہ ان رحمتوں میں سے چند رحمتیں ہیں۔

تقدیر کے پہلے سے لکھے جانے کے باوجود نامۂ اعمال کی تبدیلی کا مطلب

سوال: تقدیر کے پہلے سے ہی لکھے جانے کے باوجود نامۂ اعمال کو تبدیل کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایک ہی مرتبہ لوحِ محفوظ میں تقدیر لکھ دی ہے اب آج کی رات اس میں سے نقل کر کے ایک سال کا رجسٹر فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جیسے اگر کسی شخص کی ایک سال کے اندر شادی بھی ہے اور کاروبار میں ترقی بھی ہے، اس کا ایک بہت بڑا سفر بھی ہے، اس نے حج بھی کرنا ہے اور اس نے مکان بھی بنانا ہے

یہ پانچ کام اس کی تقدیر میں لکھے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ لکھا ہوا پہلے موجود ہے لیکن آج کی رات اس میں سے نقل کر کے فرشتوں کے رجسٹرز میں اسے منتقل کر دیا جاتا اور فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تقدیر نئے سرے سے بنائی نہیں جاتی بلکہ پہلے سے لکھی ہوئی اپنی جگہ موجود ہے اور فرشتوں کے ہاتھوں میں اس کی دوسری کاپی لکھ کر دی جاتی ہے۔

کیا مسجد میں نوافل کی جماعت کروانا جائز ہے؟

سوال: مسجد میں نوافل کی جماعت کروانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد میں نوافل کی جماعت کروانا جائز ہے، جبکہ افضل یہ ہے کہ ہر آدمی تنہا نفل ادا کرے۔ لیکن فی زمانہ صورت حال یہ ہے کہ اگر تنہا نفل ادا کرنے کا کہیں تو ایک بہت بڑی تعداد نفل پڑھنے ہی سے محروم رہ جائے گی اور اگر جماعت کا اہتمام ہو تو پھر بہت سے لوگ ذوق وشوق سے شریک ہو جاتے ہیں۔ سلف صالحین اور بزرگانِ دین کا یہ طریقہ چلا آیا ہے کہ مسلمان عبادت کے لیے جس جائز طریقے سے بھی جمع ہو جائیں تو وہ انہیں جمع ہو کر عبادت کرنے دیتے ہیں، یونہی وہ علما جو دین کی حکمتیں سمجھتے اور امت کے نبض شناس ہیں؛ ان کا طریقہ ہمیشہ یہ رہا ہے کہ کبھی عبادت سے منع نہیں کرتے۔ بہر حال حکم شریعت یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنا اگرچہ افضل کے برخلاف صورت ہے، لیکن اس میں حرج نہیں۔ مسلمان جمع ہو کر صلوۃُ التسبیح اور دیگر نوافل پڑھیں بہت اچھی بات ہے۔

کیا قرآن ہونے کے باجود بیری کے پتوں سے جادو ختم کرنا درست ہے؟

سوال: یہ انتہائی عجیب بات نہیں کہ بیری کے پتوں سے نہانے سے جادو ختم ہو

جائے گا حالانکہ ہمارے درمیان قرآنِ مجید موجود ہے؟

جواب: یہ تو عجیب سا سوال ہے، بات یہ ہے کہ دوائیاں کھانے سے امراض دور ہو جاتے ہیں تو وہاں پر بھی یہ جملہ بول دینا چاہیے کہ یہ کتنا عجیب ہے کہ دوائی کھانے سے مرض دور ہو جائے گا حالانکہ ہمارے درمیان قرآن موجود ہے۔ قرآنِ پاک کی عظمت و فضیلت اپنی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی دوسری چیز کی سرے سے کوئی فضیلت ہی نہیں۔ اگر سائل کی بات کو ہی لے لیا جائے تو پھر یہ ہو گا کہ کوئی آدمی درود پڑھنا شروع کرے تو دوسرا بول دے گا: تم درود پڑھ رہے رہو حالانکہ ہمارے درمیان قرآن موجود ہے۔ کوئی آدمی کلمہ طیبہ پڑھنے لگے تو دوسرا بول دے گا: جناب ہمارے درمیان قرآن موجود ہے اور تم کلمہ پڑھ رہے ہو! جنابِ والا! قرآن ہونے کا یہ مطلب کہاں ہے کہ آپ کلمہ نہ پڑھیں، درود نہ پڑھیں، ذکر و اذکار نہ کریں؟ قرآنِ پاک کی عظمت و شان اپنی جگہ ہے، اس سے بھی شفائے امراض ہوتی ہے، اس سے جادو بھی دور ہوتا ہے، لیکن امراض سے شفا اور دفعِ سحر کا صرف ایک ہی طریقہ نہیں ہے بلکہ بہت سارے طریقے ہیں اور بیری کے پتے پانی میں گرم کر کے نہانا بھی ایک طریقہ ہے، جو اسے اپنانا چاہتا ہے وہ اسے اپنا لے اور جو دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہو وہ دوسرا کر لے۔ ایسی چیزوں کے اندر ہمیشہ وسعت پر نظر رکھتے ہیں، نیز اور بھی کئی چیزوں کے حوالے سے عرض کروں کہ کبھی ایک چیز کے اوپر ڈٹ نہ جائیں کہ ”نہیں جناب جو میں نے بول دیا سو بول دیا اب دوسری کوئی چیز دنیا میں نہیں ہو سکتی ہے۔“ ارے بھائی آپ کو کس نے کہا کہ آپ ایسی اتھارٹی بن جائیں،

کہ آپ کے فرمودات سے دنیا ہٹ ہی نہیں سکتی؟ کسی کو کچھ پسند ہے اور کسی کو کچھ اور پسند ہے، اگر کوئی جائز عمل کر رہا ہے تو اسے وہ عمل کرنے دیں، اس میں رکاوٹ نہ بنیں۔ آپ کا ذوق قرآنِ پاک والا ہے تو آپ قرآنِ پاک کی تلاوت کریں، کسی کا ذوق درودِ پاک والا ہے تو اسے درودِ پاک پڑھنے دیں، کسی کا ذوق ذکر و اذکار اور اس طرح کی دیگر چیزوں کے حوالے سے ہے تو اسے وہ کرنے دیں۔ بیری کے پتوں سے نہانے کی اجازت میں شریعت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جس چیز سے شریعت نے منع نہیں کیا وہ جائز ہے۔

فرض نماز ذمہ پر باقی ہونے سے نفل قبول ہوں گے یا نہیں؟

سوال: فرض نماز ذمہ پر باقی ہو ہوتے ہوئے نفل قبول ہوتے ہیں یا نہیں؟

جواب: فرض نمازیں ذمہ پر باقی ہوں تو پہلے وہ ان کی قضا کو ادا کر کے انہیں ختم کر دینا چاہئے، لیکن چند ایک چیزیں اس کے ساتھ مزید ہیں، جیسے اگر کسی کے ذمے فرض نمازیں ہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ فجر و ظہر وغیرہ کی سنتیں نہ پڑھے، نہیں! بلکہ فجر کی سنتیں پڑھے گا حالانکہ فرض، اس فجر کی سنتوں سے زیادہ اہم ہیں۔ علمائے کرام نے اس کا ایک اصول بیان کیا ہے، آپ وہ اصول ذہن میں رکھ کر اس کے مطابق عمل کریں۔ اصول یہ ہے کہ وہ نوافل جن کی خاص فضیلت احادیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے انہیں پڑھ لینا چاہیئے؛ جیسے تہجد، اشراق و چاشت یا اوابین۔ اسی طرح نمازوں سے پہلے یا بعد کی سنتیں اور نفل ہیں، یہ سارے پڑھ لینے چاہییں اور رہے وہ نوافل جو خالصتاً نفل ہیں جیسے کوئی عشاء کے بعد کھڑا ہو کر 100 رکعت پڑھنا چاہتا ہے

تو ان نفلی رکعات کی بجائے اپنی فرض نمازوں کی قضا مکمل کر لینا بہت بہتر ہے۔

کتنی دیر جاگ کر عبادت کرنا شب بیداری کہلاتا ہے؟

سوال: آج رات کتنے گھنٹے عبادت کروں تو شب بیداری کرنے والوں میں لکھا جاؤں گا؟

جواب: شب بیداری کا مطلب یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا جائے۔ اسے آسان انداز میں یوں سمجھ لیں کہ اگر غروبِ آفتاب سے لے کر طلوعِ فجر تک گیارہ گھنٹے بنتے ہیں تو ان کا آدھا وقت ساڑھے پانچ گھنٹے ہیں۔ آپ ساڑھے پانچ گھنٹے سے کچھ زیادہ جاگ کر عبادت میں گزار لیں تو اب آپ نے رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزار دیا۔ ایک دوسرا طریقہ بھی ہے کہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لیں تو پوری رات کی عبادت کا ثواب مل جائے گا۔ روزانہ کے حساب سے یہ بھی ایک اچھا طریقہ ہے۔

کیا شبِ برأت کو روحیں گھر آتی ہیں؟

سوال: شب براءت کو روحیں گھر آتی ہیں؛ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ بھی روایات میں موجود ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس طرح کی روایات اشعۃ اللمعات، جلد 1 میں نقل فرمائیں اور اعلی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰنِ کا فتاویٰ رضویہ شریف، جلد 9 میں باقاعدہ ایک رسالہ ”اِتْیَانُ الْاَرْوَاحِ لِدِیَارِھِمْ بَعْدَ الرَّوَاح“ کے نام سے ہے جس میں دلائل کے ساتھ روحوں کی آمد کا بیان ہے اور اس میں وہ روایات جمع کی ہیں جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ شب

براءت کو روحیں اپنے گھر آکر ایصالِ ثواب کے لیے سوال کرتی ہیں۔ اس لیے آج اپنے مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کریں اور ان کے لیے جتنا ہو سکے ایصالِ ثواب کریں۔

غیر محرم کے حقوق تلف ہونے پر معافی کا طریقہ

سوال: غیر محرم کے اگر حقوق تلف ہو گئے ہوں تو آج کی رات ان سے کس طرح معافی کی صورت بنا کر حقوق معاف کروائے جائیں؟

جواب: دیکھیں یہ بڑی پیچیدہ سی صورت ہے کہ غیر محرم کے حقوق تلف ہوئے تو اس کی معافی کی کیا صورت ہو گی؟ غیر محرم سے بلا اجازتِ شرعی بے تکلف ہونا، ناجائز اور بلا ضرورت اس سے کلام کرنا بھی منع ہے۔ اگر اس سے گفتگو کیے بغیر کسی ذریعے سے معافی تلافی کی صورت ہو سکتی ہے تو کر لی جائے ورنہ اس حق تلفی کی نوعیت کے اعتبار سے فرق آجائے گا۔ میں اس کا مجمل جواب دے نہیں سکتا اور اس کی تفصیل کی طرف جانا بڑا مشکل ہے جب تک کہ حقیقی (Actual) کوئی صورتحال سامنے نہ ہو کہ اس صورت کا کیا حکم ہے۔ مثال عرض کر دیتا ہوں کہ گھر میں دیور بھابھی ہیں، دیور نے بھابھی کے حقوق تلف کیے جیسے کوئی سخت جملہ بول دیا، دل آزاری کر دی تو یہاں معافی کے لیے دیور اپنی والدہ، بھائی یا اپنی زوجہ کو وکیل بنا کر بھابھی سے معافی کی صورت کر سکتا ہے۔ اسی طرح سابقہ بیوی سے معافی مانگنی ہو تو خود بات نہ کرے بلکہ اپنی والدہ، بہن یا اپنی کسی اور محرمہ کے ذریعے معافی کی صورت اپنائے۔ ورنہ بہت ساری صورتوں میں معافی مانگنے جائیں گے تو مزید بہت سے گناہوں میں پڑ جائیں گے۔

دورانِ اذان آنکھ کھلتے ہی کھانے پینے سے روزہ شمار ہوتا ہے یا نہیں؟

سوال: صبح اذان کے وقت آنکھ کھلتے ہی تھوڑا سا پانی پی لیا ہے اور روزے کی نیت پہلے سے تھی تو یہ روزہ شمار ہو گا یا نہیں؟

جواب: اذانِ صبح کے وقت، ذہن میں روزہ رکھنے کی نیت پانی پی لیا تو روزہ نہیں ہو گا۔ یہ ہو سکتا تھا کہ اگر نیت پہلے سے موجود تھی اور اذان کے دوران آنکھ کھلنے پر پانی نہ پیا اور اسی روزے کو آگے جاری رکھا تو روزہ ہو جاتا، یا اگر پہلے سے نیت نہ بھی ہو تو رمضان کے فرض ادا والے روزے اور نفل میں پھر بھی گنجائش ہوتی ہے کہ دن کے وقت ضحویٰ کبری سے پہلے پہلے بھی نیت کی جاسکتی ہے جب کہ قصداً کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ لیکن سائل نے چونکہ پانی پی لیا اور ذہن میں موجود بھی تھا کہ روزہ رکھنا ہے اب یہ روزہ نہ ہوا۔

شبِ براءت کا انکار کرنے والے کا حکم

سوال: شبِ براءت کا انکار کرنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: شبِ براءت کا انکار کرنے والا کس معنیٰ و مفہوم میں ہے، اس پر مدار ہے۔ فی الحال تو اس کے لیے ہدایت اور توفیقِ عبادت کی دعا ہی کر سکتے ہیں۔

کیا دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے؟

سوال: کیا دعا سے تقدیر کا لکھا بدل سکتا ہے؟

جواب: تقدیر کی تین قسمیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

(1) تقدیرِ مُبرَم۔ اس کا مطلب آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ پکی تقدیر۔ یہ

کسی صورت نہیں بدلتی ،اس کے بارے میں اگر کوئی مقبولِ خدا، بہت بڑا ولی، یا اللہ تعالیٰ کا نبی بھی دعا کرے تو اسے منع کر دیا جاتا ہے کہ آپ اس کے بارے میں دعا نہ کریں، یہ خدا کا حتمی فیصلہ ہے کہ ایسا ہو کر ہی رہنا ہے۔ جیسے قوم لوط پر عذاب تقدیر مبرم تھا، خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اس سے متعلق جھگڑا کیا تو ارشاد ہوا:

يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ

ترجمہ: اے ابراہیم ! اس بات سے کنارہ کشی کر لیجیے ، بیشک تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بیشک ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو پھیرا نہ جائے گا۔ (پارہ12، ہود:76)

(2) **تقدیرِ معلّق شبیہ بہ مبرَم**۔ یہ وہ تقدیر ہے جو فرشتوں کے صحیفوں میں تو مبرم لکھی ہے لیکن حقیقت میں مبرم نہیں۔ یہ اکابر اولیاء اور انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کی دعا سے بدل جاتی ہے، غوث پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایسا واقعہ موجود ہے۔[1]

---

1 ...حاشیہ: ابو المظفر حسن بن نجم تاجر نے شیخ حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "یا سیدی! میں ۷۰۰ دینار کا مالِ تجارت لے کر قافلے ساتھ ملکِ شام جا رہا ہوں" تو شیخ حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "اگر تم اس سال سفر کرو گے تو تم سفر میں ہی قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے گا۔" وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ارشاد سن کر غمگین حالت میں باہر نکلا تو حضرت سیدنا غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات ہو گئی اس نے شیخ حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ارشاد سنایا تو آپ نے فرمایا اگر تم سفر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ تم اپنے سفر سے صحیح سلامت اور نفع لے کر واپس آؤ گے، میں اس کا ضامن ہوں۔" آپ کی بشارت سن کر وہ تاجر سفر پر چلا گیا اور ملک شام میں جا کر ایک ہزار دینار کا اس نے اپنا مال فروخت کیا

www.dawateislami.net

Go To Index

(3)تقدیرِ معلق۔ یہ عام مسلمانوں کی دعاؤں سے بھی بدل سکتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ”اِنَّ اَلدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ“ دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے۔

(المستدرک، ج۳، ص۵۴۸، حدیث:۶۰۳۸)

شبِ برأت کو میٹھا بنا کر تقسیم کرنے کی حقیقت

اس کے بعد وہ تاجر اپنے کسی کام کے لئے حلب چلا گیا، وہاں ایک مقام پر اس نے اپنے ہزار دینار رکھ دیئے اور رکھ کر دیناروں کو بھول گیا اور حلب میں اپنی قیام گاہ پر آگیا، نیند کا غلبہ تھا کہ آتے ہی سو گیا، خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ عرب کے کچھ لوگوں نے اس کا قافلہ لوٹ لیا ہے اور قافلے کے کافی آدمیوں کو قتل بھی کر دیا ہے اور خود اس پر بھی حملہ کر کے اس کو مار ڈالا ہے، گھبرا کر بیدار ہوا تو اسے اپنے دینار یاد آگئے فوراً دوڑتا ہوا اس جگہ پر پہنچا تو دینار وہاں ویسے ہی پڑے ہوئے مل گئے، دینار لے کر اپنی قیام گاہ پر پہنچا اور واپسی کی تیاری کر کے بغداد لوٹ آیا۔ جب بغداد شریف پہنچا تو اس نے سوچا کہ پہلے حضرت شیخ حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ وہ عمر میں بڑے ہیں یا حضرت غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے سفر کے متعلق جو فرمایا تھا بالکل درست ہوا ہے اسی سوچ و بچار میں تھا کہ حسنِ اتفاق سے شاہی بازار میں حضرت شیخ حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اس کی ملاقات ہو گئی تو آپ نے اس کو ارشاد فرمایا کہ "پہلے حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت اقدس میں حاضری دو کیوں کہ وہ محبوب سبحانی ہیں انہوں نے تمہارے حق میں سَتَّر (۷۰) مرتبہ دعا مانگی ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل فرما دیا اور مال کے ضائع ہونے کو بھول جانے سے بدل دیا۔ جب تاجر حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ "جو کچھ شیخ حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شاہی بازار میں تجھ سے بیان فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہے کہ میں نے سَتَّر (۷۰) مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں تمہارے لئے دعا کی کہ وہ تمہارے قتل کے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل فرما دے اور تمہارے مال کے ضائع ہونے کو صرف تھوڑی دیر کے لئے بھول جانے سے بدل دے۔“ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا، ص ۶۴)۔

www.dawateislami.net

Go To Index

سوال: اس شب براءت میں لوگ میٹھا وغیرہ بنا کر دوسروں کے گھر بھیجتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: اس کی حقیقت اتنی ہی ہے کہ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ثواب و عبادت کا کام ہے، تو لوگ دل خوش کرنے کا ثواب حاصل کر کے اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کر دیتے ہیں اور دوسرا یہ بھی ہوتا ہے کہ جیسے روایات میں ہے کہ آج کی رات روحیں اپنے گھروں کو واپس آتی ہیں اور ثواب کے لیے التجا کرتی ہیں (فتاوی رضویہ ۹/۶۵۰) تو ان کے ایصالِ ثواب کے لئے ختم شریف پڑھا جاتا ہے اور مسلمان گھروں اور پڑوسیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پڑوسیوں کو کچھ نہ کچھ اپنے کھانے سے دے دینا یہ حدیث مبارک میں بیان کیا گیا ہے کہ جب تم شوربہ بناؤ تو اس کے پانی میں اضافہ کرو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھو۔ (مسلم، کتاب البر و الصلة، ص۱۰۸۴، حدیث:۶۶۸۸) اس حدیث مبارک پر اس طرح بھی عمل ہو جاتا ہے کہ میٹھا بنا کر پڑوسیوں میں تقسیم کر دیا اور اس کا جو ثواب ملا وہ اپنی مرحومین کو ایصال کر دیا، تو اس کی بنیاد یہ حدیث بھی ہے۔

توبہ پر استقامت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟

سوال: اگر توبہ پر استقامت نہ مل رہی ہو تو کیا کریں؟

جواب: توبہ پر استقامت حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہیں:

(1) بار بار توبہ کرتے رہیں کہ جب گناہ بار بار کر رہے ہیں تو توبہ بھی بار بار ہونی چاہئے، اس طرح توبہ پر استقامت مل سکتی ہے۔

(2) گناہوں سے بچنے کے لیے باقاعدہ ذہن بنانے کی کوشش کریں، اس کا طریقہ

یہ ہے کہ گناہوں کی مذمت، وعیدیں اور سزائیں پڑھتے رہیں۔ گناہ چھوڑنا، نہ چھوڑنا اپنی جگہ؛ لیکن آپ گناہوں کی وعیدیں اور سزائیں پڑھنا نہ چھوڑیں، مثلاً کسی کو بد نگاہی یا غیبت کی عادت ہے تو وہ فی الوقت اگرچہ بد نگاہی اور غیبت سے بچ نہیں رہا لیکن غیبت کی وعید و سزا پڑھتا رہے، اس کے لیے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' بہت مفید ہے یونہی بد نگاہی کی سزائیں مسلسل پڑھتا رہے جس کے لیے امیر اہلسنت ہی کا رسالہ ''باحیاء نوجوان'' بہت مفید ہے، تو ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ وقت آئے گا کہ دل میں بات اثر بھی کر جائے گی اور گناہ بھی چھوٹ جائیں گے۔

(3) گناہوں بھرے ماحول سے دور رہیں، ایک آدمی اس ماحول سے دور نہیں ہوتا اور پھر بولتا ہے کہ جناب گناہ نہیں چھوٹ رہا تو یہ خود کو نادان بنانے والی بات ہے۔ اگر شرابی دوستوں کی صحبت میں رہ کر آدمی شراب کا عادی ہو جائے اور اب ان کی صحبت بھی نہ چھوڑے اور کہے کہ شراب چھوڑنی ہے تو ایسا ہوتا نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بار بار توبہ کریں، گناہوں کی وعیدیں اور سزائیں مسلسل پڑھتے رہیں اور گناہوں بھرا ماحول چھوڑ دیں تو ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ سچی توبہ کی توفیق اور توبہ پر استقامت نصیب ہو ہی جائے گی۔

ایک بہترین وظیفہ

سوال: ہمیں کسی طرح کا کوئی وظیفہ بتا دیں؟

جواب: مختلف چیزوں کے اعتبار سے وظیفے مختلف ہوتے ہیں لیکن جو سب وظیفوں

سے بڑا وظیفہ ہے؛ وہ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ پر درود پاک پڑھنا ہے اور یہ وہ وظیفہ ہے کہ نبی پاک عَلَیْہِ السَّلَامُ نے خود ایک صحابی کو سارے وظیفوں کی جگہ یہی وظیفہ پڑھنے کا فرمایا۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ہے: ایک صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَ سَلَّمَ میں آپ پر کثرت سے دورودِ پاک پڑھتا ہوں تو آپ کے لیے اپنے درود کو کتنا وقت دوں؟ ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو۔ عرض کی: چوتھائی حصہ؟ ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو؛ اگر اس سے زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ عرض کی: آدھا حصہ؟ ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو؛ اگر اس سے زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ عرض کی: دو تہائی حصہ؟ ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو؛ اگر اس سے زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ عرض کی: میں آپ کے لیے اپنے درود کو پورا وقت دوں؟ ارشاد فرمایا: تب تو وہ تمہارے غموں کو کافی ہو گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ترمذی، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵)

بزرگان دین کی بہت بڑی تعداد ہے جنہوں نے درودِ پاک کے بارے میں فرمایا کہ تنہا درود سارے ہی کاموں کے لیے کافی ہے۔ لہذا اگر وظیفہ پڑھنا ہے تو نبیِ پاک عَلَیْہِ السَّلَامُ پر درودِ پاک کا وظیفہ پڑھیں۔

کون سا درود پاک پڑھا جائے؟

سوال: کون سا درودِ پاک پڑھیں؟

جواب: درودِ پاک کے صیغے بہت سے ہیں، ان میں سب سے افضل درودِ ابراہیمی ہے، جو نماز میں پڑھتے ہیں، لیکن سب کے لیے اس درودِ پاک کی پابندی مشکل ہوتی ہے کہ یہ لمبا درود ہے اور ہمارا ذوق یہ ہوتا ہے کہ ہمارے پڑھے ہوئے درودِ پاک کی تعداد تھوڑی سی زیادہ ہونی چاہیے؛ اس لیے جو درودِ پاک آپ کی زبان پر آسان ہے اور جسے پڑھنے میں ذوق اور طبیعت کا لگاؤ ہے وہی درود پڑھیں اور یہ کوئی بھی درودِ پاک ہو سکتا ہے جیسے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اسی طرح درودِ رضویہ ہے:

”صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، صَلَاۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ“

اور اس کے علاوہ درود خضری ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

اور درود غوثیہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ،

اسی طرح عام طور پر نبیِ پاک کا نام سن کر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ پڑھتے ہیں یہ بھی پورا درود و سلام ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو درودِ پاک آپ دل کی رغبت اور پابندی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں وہی درود پڑھا کریں۔